رجسٹر نقل فتاوی جامعہ دار العلوم کراچی

فتوی نمبر مع رجسٹر نمبر	تاریخ نقل فتاوی	نام و پتہ مستفتی	مضمون سوال وجواب	تبویب	عنوان
۳۹ / ۵۲۹	۴/۱۰/۲۳ ، ۶/۳۲/۲۰۰۲	محمد الطاف خان مدرسہ حسینیہ تعلیم القرآن مرکزی جامع مسجد ... آزاد کشمیر	(الاستفتاء)		نیوتہ کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

(الاستفتاء)

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام مندرجہ بالا مسائل کے بارے میں

1) ہمارے علاقے میں شادیوں کے موقعہ پر جو نیوتہ جس کو ہم ندرا یا ٹھانجی کہتے ہیں جو کہ ایک مسلمان بھائی کی شادی کے موقع پر اسکی امداد کے طور پر دیجاتی ہے اور پھر جب اس کے دینے والے کے ہاں شادی کا پروگرام ہوتا ہے تو اس کو اسی طرح یا کہ اس سے اوپر واپس دی جاتی ہے۔

2) بعض جگہ اس کے علاوہ یہ طریقہ ھیکہ جس کی شادی ہوتی ہے لوگ اس کو کچھ اشیاء مثلاً کپڑے برتن یا روپیوں کے ہار دیتے ہیں۔ یہ سلسلہ شادی کے موقعہ پر ایک دوسرے کے ہاں چلتا ہے جو کہ تحفے کے طور پر ہوتا ہے جبکہ اس میں بھی ردوبدل کر کے ایک دوسرے کو دیتے ہیں۔

3) پالکی / ڈولی کا استعمال جس میں شادی کے موقع پر لڑکی کو بٹھا کر لیجاتے ہیں۔

یہ کیا شرعاً جائز ہے۔ مندرجہ بالا مسائل کی وضاحت فرمائیں۔

قرآن وسنت کی روشنی میں مذکورہ بالا مسائل کے جوابات مطلوب ہیں۔

المستفتی: محمد الطاف خان

مدرسہ حسینیہ تعلیم القرآن مرکزی جامع مسجد نبگوٹیں آزاد کشمیر

الجواب حامداً ومصلیاً

۱۔۲۔۔۔۔۔شادی کی تقریب میں صاحبِ تقریب کو بطورِ تحفہ یا ہدیہ کوئی چیز یا نقد رقم دینا جس میں ریا، نام ونمود اور واپس لینے کی نیت نہ ہو جائز ہے گناہ نہیں، لیکن آج کل شادی بیاہ کے موقعہ پر تقریبات میں نیوتہ کے نام سے جو رسم جاری ہے اس میں متعدد مفاسد پائے جاتے ہیں جسکی وجہ سے فقہاء نے اسے منع کیا ہے۔

ان میں سے کچھ مفاسد ذکر کئے جاتے ہیں۔

اس رقم کا باقاعدہ حساب رکھا جاتا ہے اور دینے والے کے ہاں تقریب ہونے کی صورت میں دی ہوئی رقم کے برابر بلکہ اس سے زیادہ دینے کا اہتمام کیا جاتا ہے، اس لحاظ سے اس رقم کو تحفہ یا ہبہ نہیں کہہ سکتے، بلکہ یہ قرض ہے، اس کے قرض ہونے کی صورت میں متعدد مفاسد پائے جاتے ہیں۔

(الف)۔۔۔۔۔بلاضرورت قرض لیا جاتا ہے،

(ب)......قرض کو استطاعت کے وقت فوراً ادا کرنا چاہیے لیکن اس میں دینے والے کے ہاں تقریب ہونے کا انتظار کیا جاتا ہے، تو بعض اوقات لینے والے کی موت کی صورت میں یہ قرض ادائیگی کے بغیر رہ جاتا ہے۔

(ج)...... یہ مشروط ہوتا ہے، کیونکہ جب واپس ادا کیا جاتا ہے تو لی گئی رقم سے زائد ہی واپس کیا جاتا ہے، اور اگر کم یا برابر واپس کیا جائے تو اس کو برا سمجھا جاتا ہے، اور یہ واضح ہو کہ لی گئی رقم سے زائد دینے کی صورت میں یہ ''کل قرض جرّ نفعاً فهو ربا'' کے تحت داخل ہو کر سود ہوگا اور سود کا لینا دینا ناجائز اور حرام ہے۔

(د)...... یہ رقم معاشرے اور رواج کے جبر سے لی دی جاتی اس لئے کہ اس رسم پر عمل نہ کرنے کی صورت میں طعن و تشنیع کا نشانہ بنایا جاتا ہے، یا کم از کم گری ہوئی نظروں سے دیکھا جاتا ہے، اور اس طرح سے کسی کی دلی خوشی کے بغیر کسی کا مال حاصل کرنا شرعاً جائز نہیں۔

(ھ)......اس میں ریا و نمود ہوتی ہے جو شرعاً ممنوع ہے۔

دیکھا جائے تو یہ رسم عقلاً بھی درست نہیں کیونکہ شادی، بیاہ خوشی کے مواقع ہیں اور ان خوشی کے مواقع میں صاحبِ تقریب اظہارِ مسرت کے طور پر دعوت کا اہتمام کرتا ہے، اب اس دعوت کا عوض وصول کرنا عقلِ سلیم کے نزدیک بھی باعثِ عار ہے، حضرت مفتی اعظم مفتی محمد شفیع صاحب قدس سرہ العزیز تفسیر معارف القرآن میں'' وَمَآ اٰتَیْتُمْ مِّنْ رِّبًا لِّیَرْبُوَا۟ فِیْٓ اَمْوَالِ النَّاسِ '' کی تفسیر میں اس رسم کے بارے میں تحریر فرماتے ہیں کہ:

''اس آیت سے ایک بری رسم کی اصلاح کی گئی جو عام خاندانوں اور اہلِ قرابت میں چلتی ہے وہ یہ ہے کہ عام طور پر کنبے رشتے کے لوگ جو کچھ دوسرے کو دیتے ہیں، اس پر نظر ہوتی ہے کہ وہ بھی ہمارے وقت پر کچھ ادا کرے گا، خصوصاً نکاح، شادی وغیرہ کی تقریبات میں جو کچھ دیا جاتا ہے، اس کی یہی حیثیت ہوتی ہے، جس کو عرف میں نیوتہ کہتے ہیں، اس آیت میں ہدایت کی گئی ہے کہ اہلِ قرابت کا جو حق پہلی آیت میں ادا کرنے کا حکم دیا گیا ہے، ان کو یہ حق اس طرح دیا جائے کہ نہ ان پر احسان جتائے اور نہ کسی بدلہ پر نظر رکھے اور جس نے بدل کی نیت سے دیا اس کا مال دوسرے عزیز رشتہ دار کے مال میں شامل ہونے کے بعد کچھ زیادتی لے کر آئے گا تو اللہ کے نزدیک اس کا کچھ درجہ اور ثواب نہیں قرآن کریم نے اس زیادتی کو ربا سے تعبیر کر کے اس کی قباحت کی طرف اشارہ کر دیا ہے کہ یہ صورت سود کی سی ہوگئی۔ (معارف القرآن ج ۶/ ۷۵۰)

ان تفصیلات کی روشنی یہ واضح ہوگیا کہ شرعاً مذکورہ (نیوتہ کے) لین دین کی رسم ان مفاسد کے ہوتے ہوئے ناجائز ہے، لہذا تمام مسلمانوں کو چاہیئے کہ اس طرح کی رسم بد سے اجتناب کریں، اور اگر اس نیوتہ کی مد میں کسی کے ذمے کوئی قرض باقی ہو تو اسے فوراً ادا کریں یا صاحبِ حق سے معاف کرائیں، اور کسی دوسرے کے ذمے لینا باقی ہو تو وہ وصول کر لیں یا اپنی خوشدلی سے

Scanned by CamScanner

معاف کر کے معاملہ پاک وصاف کردیں۔واللہ موفق لما یحب ویرضی وھو ولی التوفیق (ملخصا من التبویب ۱۱۴/۳۱)

یہ ساری تفصیل اس مفاسد ہونے کی صورت میں ہے اگر کہیں یہ مفاسد موجود نہ ہوں بلکہ محض تطییب قلب یا لوجہ اللہ ھد یہ دیا جاتا ہو تو اس کی شرعا ممانعت نہیں ہے۔

۳......فی نفسہ ڈولی کا استعمال ممنوع نہیں ہے، بالخصوص لمبے اور دشوار گزار راستوں میں اگر دلہن کو ڈولی میں لے جایا جائے تو یہ درست ہے، اور اس میں پردہ کا بھی ایک گونہ اہتمام ہوتا ہے، البتہ اگر ڈولی میں ڈالنے کو بطورِ رسم ضروری سمجھا جائے اور بغیر ضرورت کے محض رسم پوری کرنے کے لئے ڈولی میں لیجانے کو ضروری خیال کیا جائے تو یہ درست نہیں۔واللہ سبحانہ تعالی اعلم

محمد افتخار بیگ عفی عنہ
دارالافتاء دارالعلوم کراچی ۱۴
۱۴۲۳/۴/۸ھ

الجواب صحیح
بندہ محمود اشرف غفر اللہ لہ
محمود اشرف عثمانی
دارافتاء دارالعلوم کراچی
۱۴۲۳/۴/۱۰ھ

دارالافتاء
فتوی نمبر ۳۹/۵۹
مورخہ
جامعہ دارالعلوم کراچی ۱۴

نقل مطابق اصل ہے